مغربی میڈیا اور پالیسی ساز ادارے دینی مدارس، تحریک طالبان اور اسلام کے بارے میں آئے روز غلط اور منفی پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس کھلی اجازت اور دارالعلوم کے تعاون نے کافی حد تک مغرب میں دینی مدارس، تحریک طالبان اور مسلمانوں کے بارے میں اچھی خاصی فضا ہموار کر دی ہے اور ہم یہ تعاون اس لئے بھی کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے مغرب اور امریکہ میں یکطرفہ غلط پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا، کم سے کم اس تعاون سے دینی مدارس کی آواز بھی اہل مغرب تک پہنچ گئی۔ اسلام اور طالبان کا موقف یہود و نصاریٰ اور دیگر اقوام کے سامنے مثبت اور صحیح انداز میں پیش کرنا، دعوت تبلیغ اور اصلاح وارشاد کا ایک اہم شعبہ سمجھتے ہیں۔ گو کہ بعض حضرات مغربی میڈیا کی آمد پر ناخوش بھی ہیں لیکن حقیقت میں عہد حاضر اور اکیسویں صدی مواصلات اور میڈیا کا ہے اور یہی جدید زمانے کے ہتھیار ہیں۔ یہود اور نصاریٰ کو مسلمانوں پر برتری اسی میڈیا کے ذریعے حاصل ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ موئثر اور بھرپور علمی انداز میں مغرب کے میڈیا کا مقابلہ انہی کے ہتھیاروں سے کریں جیسا کہ ماضی میں مسلمانوں نے یونانی منطق اور فلسفے سے انکا مقابلہ کیا تھا۔ تب ہی انہیں معاشرہ میں جائز مقام ملے گا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ارے ہندوستان والو تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

دینی مدارس کیخلاف حکومتی اقدامات، دارالعلوم حقانیہ میں ۳۰ اپریل کو اہم اجلاس

ملک میں حالیہ فرقہ واریت کی لہر کے اٹھنے کی آڑ میں حکومت کے بعض وزرا اپنی نااہلی کو چھپانے کیلئے دینی مدارس کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح امریکی صدر کے دباؤ کے نتیجہ میں بھی آئے روز اربابِ مدارس کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں کافی عرصہ سے مختلف دینی حلقے سنجیدگی کیساتھ سوچ رہے تھے کہ ان اقدامات کیخلاف ام المدارس دارالعلوم حقانیہ کے اربابِ حل وعقد کوئی سنجیدہ اور اہم لائحہ عمل طے کریں۔ اسی سلسلے میں ۳۰ اپریل کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے تمام مہتممین حضرات کو اس اہم اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ یہ اجلاس ۳۰ اپریل کو صبح ۱۰ بجے دارالعلوم کے ایوانِ شریعت ہال میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اعلان کو بھی دعوت نامہ سمجھا جائے۔ یہ اجلاس غیر سیاسی بنیادوں پر ہو رہا ہے۔